© rasailojaraid.com

الاستفتاء

رضاعی بہن کی چھوٹی بہن سے رضاعی بھائی کے چھوٹے بھائی کا نکاح

مولوی محمد اسحاق خاں بلوچ ڈیرہ غازیخاں سے لکھتے ہیں:

"بخدمت جناب مولانا صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بشیر نامی ایک لڑکے اور امینہ نامی لڑکی نے اکٹھا دودھ پیا ہے۔ بشیر کا چھوٹا بھائی نذیر ہے، اور امینہ سے چھوٹی بہن سکینہ! نذیر اور سکینہ نے اکٹھا دودھ نہیں پیا۔ کیا ان دونوں کا (نذیر اور سکینہ کا) باہم نکاح ہو سکتا ہے؟ بینوا توجروا!

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ مسمیٰ نذیر اور مسمات سکینہ کا نکاح باہمی، از روئے شریعت جائز ہے، کیونکہ وہ آپس میں غیر محرم ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

"عن عمرة بنت عبد الرحمان ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اَخْبَرَتْهَا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم . . . فقال نعم الرضاعة تُحَرِّمُ ما تُحَرِّمُ الولادة" (صحيح بخاری، باب امهاتكم اللاتي ارضعنكم ويحرّم من الرضاعة ما يحرم من النسب، ص ۷۶۴ ج ۲)

"یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے . . . کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام قرار دیتی ہے جن کو نسب حرام قرار دیتا ہے"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اس حدیث کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"قال القرطبي في الحديث دلالة على ان الرضاع ينشر الحرمة بين الرضيع والمرضعة وزوجها يعني الذي وقع الارضاع بلبن ولده منها او السيد فتحرم على الصبي لانها تصير امه وامها لانها جدته فصاعداً واختها لانها خالته وبنتها لانها اخته وبنت بنتها فنازلا لانها بنت اخته وبنت صاحب اللبن لانها اخته وبنت بنته فنازلا لانها بنت اخته وامه فصاعداً لانها جدته واخته لانها عمته ولا يتعدى التحريم الى احد من قرابات الرضيع فليست اخته من الرضاعة اختا لاخيه ولا بنتا لابيه اذ لا رضاع بينهم والحكمة في ذالك ان سبب التحريم ما ينفصل من اجزاء المرأة وزوجها وهو اللبن فاذا اغتذى به الرضيع صار جزءً من اجزائهما فانتشر التحريم بينهم بخلاف قرابة الرضيع لانه ليس بينهم وبين المرضعة ولا زوجها نسب ولا سبب" الخ (فتح الباری ص ۱۱۵ ج ۹ - مصری و تحفة الاحوذی ص ۱۹۷ ج ۲)

یعنی "امام قرطبی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ رضاعت کی وجہ سے حرمت صرف رضیع (دودھ پینے والا بچہ) اور دودھ پلانے والی عورت (رضاعی ماں) اور اس کے خاوند (رضاعی باپ) تک محدود رہتی ہے۔ مثلاً دودھ پینے والے بچے کا نام بشیر ہو اور دودھ پلانے والی کا نام امینہ ہو، اور امینہ کے خاوند کا نام اسلم ہے۔ چنانچہ امینہ بشیر کی رضاعی ماں ہونے کی وجہ سے اس پر حرام ہوگئی ہے۔ اور امینہ کی والدہ بشیر کی رضاعی نانی ہونے کی وجہ سے اس پر حرام ٹھہری۔ اور امینہ کی بیٹی بشیر کی رضاعی ہمشیرہ ہونے کی وجہ سے اس پر حرام قرار پائی۔ اور بشیر کی رضاعی ہمشیرہ کی بیٹی اس کی رضاعی بھانجی ہونے کی وجہ سے اس پر حرام ہوگئی۔ اور امینہ کی ہمشیرہ بشیر کی رضاعی خالہ بن جانے کی وجہ سے اس کی محرم ٹھہری۔ اور اسلم کی دوسری بیوی میں سے پیدا ہونے والی بیٹی بھی بشیر کی رضاعی ہمشیرہ ہے، اس لئے وہ بھی اس پر حرام ہوگئی۔ اور اسلم کی نواسی بھی بشیر پر حرام قرار پائی کیونکہ وہ اس کی رضاعی بھانجی ٹھہری۔ اور اسلم کی ماں بشیر کی رضاعی دادی

© rasailojaraid.com

بن کر اس پر حرام ہو گئی - اور اسلم کی ہمشیرہ بشیر کی رضاعی پھوپھی قرار پا کر اس پر حرام ہو گئی - اور یہ حرمت بشیر کے رشتہ داروں کی طرف متعدی نہیں ہوگی - لہٰذا بشیر کی رضاعی ہمشیرہ اس کے بھائی نذیر کی رضاعی ہمشیرہ نہ ٹھہریگی - اور نہ اسلم کی بیٹی نذیر کی ہمشیرہ ہو سکے گی - کیونکہ ان کے درمیان رضاعت موجود نہیں - اور اس میں حکمت یہ ہے کہ تحریم کا سبب رضاعی والدین کے جسم کے وہ اجزاء ہیں جو تحلیل ہو کر دودھ کی شکل میں ان کے جسموں سے علیحدہ ہوتے ہیں - پس جو بچہ دودھ پئے گا، بس یہ تحریم اس بچے اور اس کے رضاعی والدین اور رضاعی بہن بھائیوں تک ہی محدود رہے گی اور اس بچے کے دوسرے نسبی رشتوں کی طرف یہ تحریم ہرگز متعدی نہ ہوگی - کیونکہ اس بچے کے دوسرے نسبی بھائیوں اور اس کے رضاعی والدین کے درمیان کوئی نسبی قرابت ہے اور نہ رضاعی قرابت!

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ بشیر کی رضاعی ہمشیرہ اس کے بھائی نذیر کی رضاعی ہمشیرہ ہرگز نہیں اور نہ بشیر کی رضاعی والدہ نذیر کی رضاعی والدہ ہے - اور نہ بشیر کے رضاعی باپ کی بیٹی نذیر کی رضاعی ہمشیرہ ہے - اس لئے بشیر کی رضاعی ہمشیرہ کا نکاح نذیر سے ہو سکتا ہے - اور اگر بشیر کی رضاعی والدہ نسبی رشتہ میں رضاعی رشتہ کے علاوہ اس کی نانی، دادی، پھوپھی نہیں تو پھر بشیر کے بھائی نذیر پر حرام نہ ہوگی -

فیصلہ :

بشیر کی رضاعی ہمشیرہ کی چھوٹی ہمشیرہ بشیر کے چھوٹے بھائی نذیر پر حلال ہے اور ان کا باہم نکاح ان شاء اللہ العزیز شرعی نکاح ہوگا - واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب!

مکتوبات رئیس الاحرار
(سیاسی)

جنوری ۱۹۳۱ء تک ہند و پاکستان کے اہم سیاسی مسائل و افکار اور واقعات و شخصیات کے تذکرے و سنین کے حالات پر مشتمل مولانا محمد علی جوہر کے نادر خطوط کا پہلا مجموعہ

مشہور محقق ابو سلمان شاہجہانپوری کے قلم سے مکتوبات کے خصائص پر مشتمل مفصل مقدمہ، خطوط کے اہم مقامات و مباحث پر معلومات افزا حواشی اور سو اسو سے زیادہ رجال خطوط کا جامع تذکرہ - بہترین کتابت و طباعت، عمدہ آفسٹ پیپر،

۳۲۰ صفحات، مجلد
قیمت ۳۸ روپے

موڈرن پبلشرز
ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی